مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے۔اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا۔"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین رضی اللہ عنہما کا مقام

ایک دفعہ ایک دوست نے جو محبتِ مسیح موعودؑ میں فنا شدہ تھے۔آپ کی خدمت میں عرض کی کہ کیوں نہ ہم آپؑ کو مدارج میں شیخینؓ سے افضل سمجھا کریں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب مانیں؟ اللہ اللہ! اس بات کو سُنکر حضرتِ اقدسؑ کا رنگ اڑ گیا اور آپ کے سراپا پر عجیب اضطراب و بیتابی مستولی ہوگئی۔میں خدائے غیور و قدوس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس گھڑی نے میرا ایمان حضورِ اقدسؑ کی نسبت اور بھی زیادہ کردیا۔آپؑ نے برابر چھ گھنٹے کامل تقریر فرمائی۔بولتے وقت میں نے گھڑی دیکھ لی تھی اور جب آپؑ نے تقریر ختم کی۔جب بھی دیکھی۔پورے چھ ہوتے۔ایک منٹ کا فرق بھی نہ تھا۔

اتنی مدت تک ایک مضمون کو بیان کرنا اور مسلسل بیان کرنا ایک خرقِ عادت تھا۔اس سارے مضمون میں آپؑ نے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے محامد و فضائل اور اپنی غلامی اور کفش برداری کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور جنابِ شیخین علیہم السلام کے فضائل بیان فرماتے اور فرمایا:

"میرے لیے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں کا مداح اور خاکِ پا ہوں۔جو جزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے انھیں بخشی ہے،وہ قیامت تک کوئی اور شخص نہیں پا سکتا۔کب دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو جنابِ شیخین علیہما السلام کو ملا۔"[1]

۱۷/ اگست ۱۸۹۹ء

چند روز ہوئے۔بریلی سے ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ وُہی مسیح موعود ہیں،جس کی نسبت رسُولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے احادیث میں خبر دی ہے؟ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر آپ اس کا جواب لکھیں۔میں نے معمولاً رسالہ "تریاق القلوب" سے دو ایک ایسے فقرے جو اس کا کافی جواب ہو سکتے تھے لکھ دیئے۔وہ شخص اس پر قانع نہ ہوا اور پھر مجھے مخاطب کر کے لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحبؑ خود اپنے قلم سے قسمیہ لکھیں کہ آیا وُہ وہی مسیح موعود ہیں جس کا ذکر احادیث اور قرآن شریف میں ہے؟ میں نے شام کی نماز کے بعد دوات قلم اور کاغذ حضرتؑ کے آگے رکھ دیا اور عرض کیا کہ ایک شخص ایسا لکھتا ہے۔حضرتؑ نے فوراً کاغذ ہاتھ میں لیا اور یہ چند سطریں لکھ دیں۔

---

[1] از خط جناب مولوی عبد الکریم صاحبؓ مورخہ ۱۱/ اگست ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم جلد ۳ صفحہ ۲۹